

11722 - سورة الدخان میں ذکر کی گئی رات سے کیا مقصود ہے ؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے ، یا ليلة القدر ؟

سوال

پندرہ شعبان کی کیا اہمیت ہے ؟ کیا یہی ليلة القدر ہے جس میں ہر شخص کے سال بھر کے انجام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ؟

سورة الدخان میں ذکر کی گئی رات سے کیا مقصود ہے ؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے ، یا ليلة القدر ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نصف شعبان یعنی پندرہ شعبان کی رات میں باقی عام راتوں کی طرح ہی ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ اس رات لوگوں کے انجام یا تقادیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا ہے ، بیشک ہم ڈرانے والے ہیں ، اس رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے الدخان (3 - 4)

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ : اس میں وارد شدہ رات کے بارہ میں اہل تفسیر نے اختلاف کیا ہے کہ یہ سال کی کونسی رات ہے ، بعض تو اسے ليلة القدر ہی قرار دیتے ہیں ، اور قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی منقول ہے کہ اس سے مراد ليلة القدر ہی ہے ۔

اور دوسرے اہل علم کا کہنا ہے کہ : نصف شعبان کی رات ہے ، لیکن اس میں صحیح قول ليلة القدر والا ہی ہے ، یہ ایسے ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : بے شک ہم ڈرانے والے ہیں ۔ دیکھیں تفسیر طبری (11 / 221)۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان :

اس میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں کہا ہے کہ :

معنی یہ ہے کہ اس رات میں اس سال کے معاملات کو مقدر کیا جاتا ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اس رات میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کلام ہی اس سے شروع کرتے ہوئے کہا ہے : لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں فرشتے اقدار کو لکھتے ہیں ، اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

اس میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

عبدالرزاق اور دوسرے مفسرین نے صحیح اسانید کے ساتھ اسے مجاہد ، عکرمہ اور قتادہ وغیرہ سے روایت کیا ہے ۔

توربشتی کا قول ہے ، یہاں القدر دال پر جزم کے ساتھ وارد ہوئی ہے ، اگرچہ القدر دال پر زیر کے ساتھ شائع اور مشہور ہے جس کا معنی فیصلے کا قصد و ارادہ کرنا ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں بلکہ اس سے توجو فیصلے ہو چکے ہیں اس برس میں ان کا اظہار اور تحدید مراد ہے تا کہ جو کچھ ان کی طرف بھیجا جا رہا ہے وہ مقدار کے ساتھ حاصل ہو ۔

اور لیلۃ القدر کی بہت عظیم فضیلت ہے اور اس کے لیے ہے جو اس میں عمل کرے اور عبادت کرنے میں بھی کوشش کرے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

یقیناً ہم نے اسے قدر والی رات میں نازل کیا ہے ، اور تو کیا سمجھے کہ قدر والی رات کیا ہے ؟ قدر والی رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس میں ہر کام کو سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح جبریل علیہ السلام اترتے ہیں ، یہ رات سرا سر سلامتی کی ہوتی ہے ، اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے سورۃ القدر ۔

لیلۃ القدر کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہیں جن میں مندرجہ ذیل حدیث بھی شامل ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ، اور جس نے بھی ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (1768) ۔



والله اعلم .